45545-روزہ رکھ کرایسے ملک چلا گیا جوان سے ایک روزہ پیچھے تھے، توکیا وہ اکتیس یوم روزہ رکھے گا؟

سوال

جب میں نے ایک ملک میں روزہ رکھا اور پھر رمضان میں ہی کسی ایسے ملک سفر کیا جو رمضان شروع ہونے میں ایک دن لیٹ تھا، تو مہینہ کے آخر میں جب اس ملک کے باشندے تیس روزے پورے کرینگے توکیا میں ان کے ساتھ ہی روزہ رکھوں گا، تو اس طرح میرے اکتیس روزے ہوجائینگے ؟

پسندیدہ جواب

جب انسان اس ملک جہاں اس نے رمضان المبارک کی ابتدا کی تھی سفر کر کے دوسرے ملک چلا جائے جہاں رمضان ایک دن لیٹ شروع ہوا ہو تو وہ اس وقت تک عید نہیں کرے گا جب تک اس ملک کے باشندے عید نہیں کرتے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا :

میں مشرقی ایشیا کا باشندہ ہوں، ہمارے ہاں اسلامی مہینہ سعودی عرب سے ایک دن بعد میں شروع ہوتا ہے، اور میں انشاء اللہ رمضان المبارک میں اپنے ملک سفر کرونگا، جب کہ رمضان المبارک کے روزے میں سعودی عرب میں ہی شروع کرچکا ہونگا، اور مہینہ کے آخر میں میرے اکتیس روزے ہوجائیگے، توہمارے روزں کا حکم کیا ہے، اور ہم کتنے روزے رکھیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

"جب تم نے سعودی عرب یا کسی اور ملک میں روزے شروع کیے ہوں اور ماہ رمضان المبارک کے باقی روزے اپنے ملک میں رکھیں تو آپ ان کے ساتھ ہی عید الفطر منائیں گے، چاہے تیس روزوں سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوجائیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ کا فرمان ہے :

"روزہ اسی دن ہے جس دن تم روزہ رکھو، اور عید الفطر اسی دن ہے جس دن تم عید الفطر مناؤ"

لیکن اگر تم نے مہینہ کے انتیس یوم مکمل نہ کیے ہوں تو آپ کو یہ پورے کرنا ہونگے، کیونکہ مہینہ انتیس یوم سے کم نہیں ہوتا" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (155/15).

اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا :

ایسے شخص کا حکم کیا ہے جس نے اسلامی ملک میں رمضان کی ابتدا کی اور پھر ایسے ملک چلا گیا جہاں کے باشندوں نے پہلے ملک سے ایک یوم بعد روزہ رکھا تھا، تو اس طرح اس پر ان کے روزں کی متابعت کرنا لازم ہوا جس کی بنا پر اس نے تیس سے زیادہ روزے رکھے، یا پھر اس کے برعکس ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی عنہ کا جواب تھا :

جب انسان ایک اسلامی ملک سے دوسرے اسلامی ملک منتقل ہوا اور جس ملک گیا ہے اس کے باشندوں نے اس سے ایک روز بعد روزہ رکھا ہو تو وہ ان کے ساتھ ہی روزے رکھتا رہے گا حتی کہ وہ عید الفطر منائیں؛ کیونکہ روزہ اسی دن ہوتا ہے جس دن لوگ روزہ رکھیں، اور عید الفطر اسی دن ہے جس دن لوگ عید الفطر منائیں، اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن لوگ عید الاضحی منائیں، یہی ہے چاہے اس پر ایک دن زیادہ بھی ہو جائے، یا اس سے بھی زیادہ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اگر وہ کسی ایسے ملک جائے جہاں سورج دیر سے غروب ہوتا ہو، تو وہ سورج غروب ہونے تک روزہ کی حالت میں رہے گا اگرچہ عام دن سے اس پر دو یا تین گھنٹہ یا اس سے زیادہ بھی ہو جائیں، اور اس لیے بھی کہ جب وہ دوسرے ملک منتقل ہوا تو اس نے اس ملک میں چاند نہیں دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھیں، اور نہ چاند دیکھے بغیر عید الفطر منائیں:

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر ہی عید الفطر مناؤ"

اور رہا مسئلہ اس کے برعکس: وہ اس طرح کہ اگر کوئی شخص ایسے ملک سے جہاں چاند ایک بعد میں نظر آتا ہو، ایسے ملک منتقل ہو جہاں اس ملک سے پہلے چاند نظر آچکا ہو، تو وہ عید الفطر ان کے ساتھ ہی منائے گا اور رمضان کے جو روزے اس کے رہ گئے ہیں ان کی بعد میں قضاء کرے گا، اگر اس کا ایک روزہ رہتا ہے تو ایک روزہ قضاء میں رکھے گا، اور اگر دو روزے رہتے ہوں تو دو روزوں کی قضاء کرے گا، اگر اس نے اٹھائیس روزوں کے بعد عید الفطر منائی ہو اور دونوں ملکوں میں رمضان المبارک تیس دن کا ہوا ہو تو وہ دو روزے قضاء میں رکھے گا، اور اگر دونوں یا کسی ایک ملک میں رمضان المبارک انتیس دن کا ہوا ہو تو ایک روزہ قضاء میں رکھے گا۔

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (24).

اور یہ سوال بھی دریافت کیا گیا:

کوئی قائل یہ بھی کہہ سکتا ہے:

پہلی حالت میں آپ نے تیس ایام سے زیادہ روزے رکھنے کا کیوں کہا اور دوسری حالت میں قضاء کرنے کا کیوں؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

دوسری حالت میں قضاء کرے گا کیونکہ مہینے کا انتیس دن سے کم ہونا ممکن نہیں، اور تیس سے زیادہ اس لیے کرے گا کیونکہ چاند نظر نہیں آیا پہلی حالت میں ہم نے اسے یہ کہا تھا کہ:

عید الفطر مناؤ چاہے انتیس یوم پورے نہ بھی ہوئے ہوں؛ کیونکہ چاند نظر آگیا ہے، اور جب چاند نظر آجائے تو عید الفطر منانا ضروری ہے، یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم شوال کے ایک دن کا روزہ بھی رکھ لیں، اور جب آپ نے انتیس یوم سے کم روزے رکھے تو آپ کے لیے انتیس یوم پورے کرنا لازم تھا، دوسری حالت کے برخلاف اس لیے کہ آپ ابھی تک رمضان کے مہینہ میں ہیں جب آپ اس ملک میں منتقل ہوئے اور وہاں چاند نظر نہیں آیا تو آپ رمضان کے مہینہ میں ہی ہیں تو آپ روزہ کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟

لہذا آپ کو روزہ کی حالت میں ہی باقی رہنا ہوگا، اور جب آپ پر مہینہ کے دن زیادہ ہو جائیں تو وہ دن میں گھنٹے زیادہ ہونے کی طرح ہی ہے۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (38101) کا جواب ضرور دیکھیں۔

واللہ اعلم۔